"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

18.8.01
33743

صلح 1359 ہش — جنوری 1980ء

ایڈیٹر

نسیم سیفی

1

1980

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

صلح ۱۳۵۹ھش

(جنوری ۱۹۸۰ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ ——— پانچ روپے

فی پرچہ ——— پچاس پیسے

ترتیب

- اداریہ ص ۲
- اقتباس - ایک شعر ۴
- جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

- محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا اظہارِ تشکر۔ ۱۲
- کاروانِ اسلام ۱۴
- حُسنِ کرم (نظم) ۱۶

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سیّد عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۱۶ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلح ۱۳۵۹ھ ش
جنوری ۱۹۸۰ء

اداریہ

اگر آپ لکھ سکتے ہیں

"اگر آپ لکھ سکتے ہیں" کا مطلب عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ اگر آپ اچھا لکھ سکتے ہیں، اگر آپ اکثر مضامین وغیرہ لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ بھی تو مطلب ہو سکتا ہے کہ اگر آپ قلم سے کام لینا جانتے ہیں یعنی صرف اتنا کہ آپ لکھ سکتے ہیں۔ ہم نے "اگر آپ لکھ سکتے ہیں" یہی مدِ نظر رکھ کر لکھا ہے کہ اگر آپ صرف لکھنا جانتے ہیں۔ اور ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ آپ ضرور لکھیں۔ اپنے دل کی باتیں لکھئے اپنے ذہن کے خیالات لکھئے۔ یوں تو تحریر بھی اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے اچھی یا بُری ہوتی ہے لیکن یاد رکھئے کہ تحریر سے زیادہ خیالات کی قدر ہوتی ہے۔ تحریر کی خوبصورتی دل کو بھاتی تو ضرور ہے لیکن کسی بڑے عمل کا باعث نہیں بنتی اور نہ ہی کسی اخلاقی یا روحانی انقلاب برپا کرنے میں کوئی کردار ادا کرتی ہے جبکہ خیالات چاہے کتنے ہی سادہ الفاظ میں پیش کئے گئے ہوں یا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ کتنے ہی بے ڈھنگے طریق سے پیش کئے گئے ہوں دلوں کو ہلا سکتے ہیں۔ تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ انقلاب کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کچھ باک محسوس نہیں کرتے کہ جن خیالات نے دُنیا میں انقلاب پیدا کیا ہو ان کی بظاہر سادگی اور بے ڈھنگا پن ہی اپنے وقت پر خوبصورتی کا معیار بن جاتا ہے۔

پس آپ یہ نہ سوچئے کہ آپ کی تحریر تو کوئی خوبصورت تحریر نہیں ہے۔ آپ کو تو لکھنے کا کچھ زیادہ ڈھنگ نہیں آتا۔ آپ اپنے خیالات کا اظہار کیجئے۔ اپنے دل کی بات کہئے۔ ترقی کرنے والی قومیں اِسی بات کی قدر

کرتی ہیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسی بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمیں ایسے لکھنے والوں کی ضرورت ہے جو اپنے خیالات اور اپنے دِل کی بات پیش کرسکیں نہ کہ ایسے لکھنے والوں کی جو اِدھر اُدھر سے مواد لیا اور جوڑ جاڑ کے رکھ دیا۔ دل سے جو بات نکلتی ہے دل پہ اثر کرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مغربی اقوام (اِس زمانہ میں) اپنے ایسے افراد کی بہت قدر کرتی ہیں جو دل کی بات کہتے ہیں کیونکہ وہی ہیں جو زندگیوں کو بدلنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

پس آیئے ہم اِس میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اپنے دل کی بات کہنے کی عادت ڈالیں۔ تحریر کیسی بھی ہو خیالات کو عمل میں ڈھال کر خوبصورت لگنے لگے گی۔

کون جانے کس کے دل کی بات کتنا اثر کر جائے اور کیسی کیسی تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔

پس آیئے ہم لکھیں اور دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی باتیں لکھیں۔

ہمارے عنوان "اگر آپ لکھ سکتے ہیں" کا یہی مطلب ہے کہ آپ قلم سے کام لینا جانتے ہیں تو اسے دِل کی خدمت پر لگایئے۔ یہ قوم کی خدمت ہوگی۔ اور کون جانے کس کی خدمت قوم کو کتنا فائدہ پہنچا جائے اور اس کی اپنی اور دوسروں کی دُنیا اور آخرت سنور جائے۔

اخبارات کے تراشے

ماہنامہ تحریکِ جدید ایسے تمام دوستوں کا ممنون ہے جو ہمیں اخبارات و رسائل کے تراشے بھجوا رہے ہیں۔ آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ انگریزی حصہ میں "اخبارات میں سے" کے عنوان سے ان میں سے بعض تراشے شائع ہو چکے ہیں۔

لیکن — بعض تراشوں پر اخبار کا نام اور اشاعت کی تاریخ درج نہ ہونے کی وجہ سے ان کو شائع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ کیا کہا گیا ہے یہ بات بھی جاننا ضروری ہے کہ کب کہا گیا اور کہاں کہا گیا۔

پس گذارش ہے کہ ہر تراشے پر اخبار کا نام اور اشاعت کی تاریخ درج ہونا ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

آپؐ اسم بامسمّٰی ہو گئے تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور زمین پر آپ کی حمد ہوتی تھی اور اسی طرح آسمان پر بھی آپؐ کی تعریف ہوتی تھی اور آسمان پر بھی آپؐ محمد تھے۔ یہ نام آپؐ کا اللہ تعالیٰ نے بطور نمونہ دُنیا کو دیا ہے جب تک انسان اِس قسم کے اخلاق اپنے اندر پیدا نہیں کرتا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ عمل کو اپنا راہبر اور ہادی نہ بنا دے چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے

قُل اِن کُنتم تحبّون اللہ

فَاتّبعونی یحببکم اللہ

یعنی محبوبِ الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتّباع کی جائے۔ سچّی اتّباع آپؐ کے خلقِ فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم)

ایک شعر

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
مَیں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس شعر سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو عاجزی اور انکسار اختیار کرنا ہی سزاوار ہے۔ قبولیّت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو عجز اور انکسار اِس قدر پسند ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسانوں سے بدرجہا بہتر ہونے کے باوجود اپنے آپکو کمتر سمجھتا ہے اور اپنے سر کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر جھکائے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس رنگ میں نوازتا ہے کہ دُنیا بھر کی نگاہیں اس کی طرف اُٹھنے لگتی ہیں۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا انسان اپنے آپ کو "نالائق" کہے تو پھر ہم میں سے کون ہے جو اپنے آپ کو کچھ سمجھے اور اپنی حیثیت پر فخر کرے۔ ہم سب کو یہی سزاوار ہے کہ ہم عجز اور انکسار اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ہی سے ہر توفیق مانگیں اور جو تھوڑا بہت کام ہم سے ہو سکے اسے اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں شمار کریں۔ اگر ہماری نظریں خدا تعالیٰ ہی کی طرف لگی رہیں گی تو اس کی نگہِ کرم بھی انشاء اللہ تعالےٰ ضرور ہم پر پڑے گی۔

جلسہ سالانہ
دسمبر ۱۹۷۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا

افتتاحی خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر تمام حاضرین کو بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا اور احبابِ جماعت نے سلام کا جواب دینے کے بعد اللہ اکبر، اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد اور ایسے ہی دیگر نعروں سے حضور پُرنور کا استقبال کیا۔

تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اپنی علالت کا ذکر فرمایا جو دو دن پہلے لاحق ہوئی تھی اور ابھی تک جاری تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے حضور جلسہ گاہ میں افتتاحی خطاب کے لئے تشریف لے آئے ہیں اور احبابِ کرام سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کی تمام مصروفیات کو احسن طریق پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور پُرنور نے فرمایا کہ یہ ستاسی واں جلسہ ہے اور اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت چھیاسی جلسے دیکھ چکی ہے۔ حاضری کا چندہ دو جلسوں سے بڑھ کر ڈیڑھ لاکھ تک جا پہنچی ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی برکات نہ صرف اس جلسہ پر بلکہ ساری دُنیا پر نازل ہو رہی ہیں۔ اس وقت دُنیا کے ہر براعظم سے کوئی نہ کوئی دوست اس جلسہ میں شرکت کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ گویا کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت دُنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے اور حضور پر جان قربان کرنیوالے احمدی موجود نہیں ہیں۔

حضور پُرنور نے حاضرین کا ذکر کرتے ہوئے ایسے احباب کا بھی ذکر فرمایا جو بعض ناگزیر وجوہ کے باعث لبوں کے اڈوں پر ہی کھڑے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ انہیں منزلِ مقصود تک پہنچنے کا کب موقع ملتا ہے۔ جلسہ کی نوعیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دُنیا میں میلے بھی لگتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عُرس بھی منائے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں کو ان کی نیّت کے مطابق اجر دے گا لیکن ہمارے جلسہ کی نوعیّت اور اس کی کیفیّت ہی مختلف ہے۔ یہاں پر احباب اِس لئے جمع ہوتے ہیں کہ آپس میں محبّت بڑھے۔ رُوحانی برکات سے لبریز تقریریں سُنیں۔ ان سے اپنے علم میں بھی اضافہ کریں اور اپنی عملی زندگی کو بھی بہتر بناتے چلے جائیں۔ اِس جلسہ میں کوئی دُنیاوی آلائش نہیں۔ دُنیا کے کونے کونے سے اکٹھے ہوئے احباب یہاں صرف اور صرف ایک مقصد لے کر آتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرلیں اور قُربِ خداوندی کے جتنے لوازمات ہیں ان پر وہ پوری طرح عمل پیرا ہونے کی قوّت اپنے اندر پیدا کر سکیں۔ وہ اِس لئے اکٹھے ہوتے ہیں کہ کندھے سے کندھا ملا کر شاہراہِ رُوحانیت پر گامزن ہوسکیں اور اپنے نیک نمونہ سے خدا تعالیٰ سے دُور گئی ہوئی دُنیا کو واپس اس کے دَر تک لے آئیں۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ آٹھ دس ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے آتے ہیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کی محبّت سے معمور ہوتے ہیں اور وہ اس رُوحانیّت کے گہوارے کی طرف کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ وہ یہاں آکر انسانی برادری کی اخوّت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں اور اس اخوّت کی بنیادوں کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے۔ دُنیا اسی انقلاب کی تکمیل کی طرف دوڑی آرہی ہے۔ اب ساری دُنیا کے انسانوں کی خواہش ہے کہ وہ ایک سلک میں پروئے جائیں۔

مزید برآں یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ سب کچھ ہمارے اس آخری زمانے میں ہونے والا تھا اور ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کام کی سرانجام دہی میں لگے ہوئے ہیں۔ دُنیا کا ایک حصّہ ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام کو صفحۂ دُنیا سے مٹا دینا چاہتا ہے۔ ہمیں ان لوگوں کے دل جیت کر انہیں خدا کی ہستی پر یقین پیدا کرنے کے قابل بنانا ہے۔ بیشک ہماری کوششیں نہایت حقیر ہیں اور ہمارے ذرائع نہ ہونے کے برابر لیکن یہ کام تو خدا نے کرنے ہیں اس کا یہ وعدہ ہے کہ جو کچھ تم سے ہوسکتا ہے کرو باقی میں سرانجام دوں گا۔

حضور پُرنور نے حاضرین سے فرمایا کہ آپکا یہ فرض ہے کہ جلسہ گاہ میں حاضر رہیں تقاریر سُنیں ان سے علمی فائدہ بھی اُٹھائیں اور عملی فائدہ بھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہیں کہ ان تقاریر سے پوری طرح فائدہ اُٹھانے کی آپ کو توفیق عطا فرمائے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر تم زمین سے دو قدم اُوپر اُٹھو گے تو اس کے فرشتے تمہیں آسمانوں تک لے جائیں گے۔ پس آپ کا فرض ہے کہ آپ فائدہ اُٹھانے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کریں، اللہ تعالیٰ خود اس میں برکت ڈالیگا اور تھوڑے کو بہت بنا دے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اپنی زندگیوں کو تقویٰ کی بنیاد پر استوار کرو۔ آپ کے اعمال ایسے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کو پیار میں بدل دینے والے ہوں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر لانے کی کوشش کرو۔ سب کو اس رستے پر چلانے کی کوشش کرو جو اللہ تعالیٰ کے آستانہ تک لے جاتا ہے اور یہ دعا کرو کہ ساری ہی دُنیا اس کے آستانہ پر آجائے۔ یہی سب سے اہم دعا ہے یہ دعا کثرت سے کرو اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو۔

حضور نے فرمایا یاد رکھو کہ ہم ساری دُنیا کو محبت کا تحفہ دینے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں ۱۹۷۴ء میں جب عارضی طور پر جماعت کو مشکلات کا سامنا تھا میں گھنٹوں احبابِ جماعت سے باتیں کرتا تھا اور ہر ایک سے کہتا تھا کہ جس نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے اس سے کسی قسم کا اظہارِ ناراضگی نہ کرو بلکہ دل میں بھی یہ خیال نہ لاؤ کہ کسی سے غصہ کے جذبات کا اظہار کرنا ہے۔ انتقام لینا تو دُور کی بات ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تکلیف پہنچائی ہے آپ راحت پہنچانے کا سامان کریں۔ جو گالیاں دیتے ہیں ان سے پیار کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔

حضور نے فرمایا کہ وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اِس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کے عبد بنیں ہم اور آپ ان سے نفرت، یا ناراضگی کا اظہار کس طرح کر سکتے ہیں۔ حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ساری دُنیا کے لئے دعائیں کی جائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی ہدایت کا سامان کرے اِس طرح ہمیں ان کے دِل جیت کر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جُھکا دینے چاہئیں۔

اِس افتتاحی خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا فرمائی اور دعا کے بعد حضور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

جلسہ کے دوسرے دن معمول کے مطابق دوسرے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ دوسرے دن کی تقریر کا عمومی عنوان یہ مصرع ہوتا ہے کہ

ہوائیں تیرے فضلوں کا منادی

گویا کہ خلیفۂ وقت اِس تقریر میں جماعت نے جو ترقی کی منزلیں طے کی ہوتی ہیں اُن سے جماعت کو آگاہ کرتا ہے۔ چنانچہ اخبارات اور کتب کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کی توجہ اِس امر کی طرف مبذول کروائی کہ مطالعہ کی عادت کو بڑھانے کی ضرورت ہے اور اسی طرح زیادہ کتب لکھی جانی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کتابیں صرف کاغذ اور سیاہی نہیں ہوتیں بلکہ ایسے حقائق

پر مشتمل ہوتی ہیں جو کسی کے دل کی گہرائیوں سے نکلتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے فرمایا کہ میں نے آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی ہے لیکن میں وہاں دراصل ان سے کچھ سیکھنے نہیں گیا تھا بلکہ ان کا مطالعہ کرنے کے لئے تاکہ وقت آنے پر میں انہیں کچھ سکھا سکوں۔ میں نے ان کا مطالعہ کر کے معلوم کیا کہ اگر ان میں سے کوئی شخص زندگی کی کسی حقیقت کو بیان کر دے تو ساری قوم اس کی عزت افزائی کرتی ہے اور اسے اپنے سر آنکھوں پر بٹھا لیتی ہے۔ لیکن صرف ایسے لوگوں کو جو زندگی کی کسی حقیقت کو اپنی کاوش کے نتیجہ میں بیان کرتے ہیں نہ کہ ان لوگوں کو جو صرف دوسروں کی کتب کے حوالے جمع کر دیتے ہیں۔ ہم میں بھی ایسے مصنف پیدا ہونے چاہئیں جو زندگی کے حقائق کو بیان کرنے والے ہوں۔

اخبارات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارے اخبارات کوئی نہ کوئی بات تو ضرور بتاتے ہیں۔ زیادہ باتیں نہ سہی ہر اخبار اور رسالہ کم از کم ایک تو ضرور بتاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اخبار الفضل میں کیا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ اوّل تو متعدد باتیں ہوتی ہیں لیکن اگر اس میں ایک بات بھی ہو۔ جو یقیناً ہوتی ہے۔ تو آپ کو خود خرید کر اخبار پڑھنا چاہیئے۔ یورپ کی اخبار بینی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وہاں لوگ کسی سے مانگ کر اخبار پڑھنے کے عادی نہیں ہیں بلکہ کوئی اخبار چھوڑ جائے تو اسے اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اپنا اخبار خریدتے ہیں۔

کتابوں کی اشاعت کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت نے یہ قاعدہ بنایا ہوا ہے کہ ہر احمدی مصنف اپنی کتاب کا مسودہ جماعت کے متعلقہ ادارہ سے منظور کروا کے شائع کرے۔ جو لوگ اِس سلسلہ میں تعاون نہیں کرنا چاہتے آپ ان کی کتب نہ خریدیں اور نہ پڑھیں۔ ایسے لوگوں کی انانیت پر ضرب لگنی چاہیئے اور سب کو جماعت سے تعاون کرتے ہوئے تمام قواعد کی پابندی کرنی چاہیئے۔

رسائل کے سلسلہ میں حضور نے "تحریکِ جدید" "مصباح"۔ "خالد"۔ "تشحیذ الاذہان" کا بھی ذکر فرمایا۔

خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع کردہ بعض کتب کے سلسلہ میں فرمایا کہ یہ کتابیں اچھی ہیں لیکن ہماری ضرورت کا ہزارواں حصہ بھی نہیں ہیں ایسی اور کتابیں شائع ہونی چاہئیں اور بہت ساری کتابیں شائع ہونی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا یہ تو سات کتابیں ہیں مجھے سات ہزار چاہئیں اور نہ صرف اُردو میں بلکہ دوسری زبانوں میں بھی تاکہ ساری دُنیا کو تعلیم دی جا سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ ہونا چاہیئے۔ حضورؑ کی کتب کے اقتباسات مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانوں میں پیش کرنے چاہئیں۔

حضور نے علوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آئندہ دس سال میں ایک سو اور اگلی صدی میں ہمیں ایک ہزار نہایت قابل سائنسدان چاہئیں۔

اِس موقع پر حضور نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو سٹیج پر بلایا اور محترم ڈاکٹر صاحب نے حضور کے ارشاد کے مطابق حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اسکے بعد حضور نے خود نعرے لگوائے اور ایک نیا نعرہ خانہ کعبہ زندہ باد بھی نعروں میں شامل کیا۔

حضور نے جماعت کے ذہین بچوں کا ذکر کرکے فرمایا کہ کوئی احمدی ذہین بچہ چاہے وہ ماسکو میں ہو، نیویارک میں ہو یا پاکستان میں ہو ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ اِس سلسلہ میں حضور نے ذہین بچوں کی تعلیم کے لئے ایک سکیم بیان فرمائی جس کے لئے سوا لاکھ روپیہ سالانہ وظائف دینے کا اعلان فرمایا۔ جو کمیٹی اِس سکیم کو چلائے گی محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اس کا صدر مقرر فرمایا۔

اِس کے بعد حضور نے جوبلی فنڈ کا ذکر فرمایا اور اس فنڈ سے جو مختلف کام کئے گئے ہیں ان کی تفصیل بیان فرمائی۔

اپنے خطاب کے اختتام پر حضور نے جماعت کو نصیحت کی کہ خدا تعالیٰ سے کبھی بیوفائی نہ کریں۔ خدا تعالیٰ بہت پیار کرنے والا ہے اس سے وفا کریں اور ان لوگوں کے لئے بھی دعا کریں جو اپنے آپ کو آپ کا دشمن سمجھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا کام سب کے لئے دعا کرنا ہے ہم کسی کے لئے بد دعا نہیں کر سکتے۔

"خدا ہم سب کو حقیقی مسلمان بنائے" کے الفاظ پر حضور نے اپنا خطاب ختم فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز حضور انور نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا اور اس کے بعد جلسہ کے دوسرے اجلاس میں احباب کو آخری خطاب سے بھی نوازا۔

اِس آخری خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خانہ کعبہ کی اہمیت اور اس کے بنیادی مقاصد کی طرف توجہ دلانے سے تقریر کا آغاز فرمایا۔ حضور نے اپنے اُن خطبات کی طرف اشارہ فرمایا جو خانہ کعبہ کے بنیادی مقاصد کے عنوان سے حضور نے ارشاد فرمائے تھے اور جو کتابی صورت میں چھپ کر احبابِ جماعت کو فراہم کئے جا چکے ہیں۔ حضور نے اُن خطبات کو دوبارہ اور بار بار پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان تئیس مقاصد میں سے جو حضور نے بیان فرمائے تھے پہلا مقصد یہ تھا کہ یہ گھر (اللہ کا گھر) ساری دُنیا کا مرجع ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام مقاصد ایسے تھے جن کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے یا بعد میں کوئی تعلق نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ ان کا براہِ راست تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے لے کر قیامت تک کا وقت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور تک تمام انبیاء اپنے اپنے علاقہ کے لئے مبعوث ہوا کرتے تھے اور اپنے علاقہ کے علاوہ یا اپنی قوم کے علاوہ۔ ان کا کسی اور سے کوئی تعلق نہ ہوتا تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دُنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور خانہ کعبہ بھی کسی ایک قوم یا علاقہ کے لئے نہیں بلکہ ساری دُنیا کے لئے بنایا گیا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے تھے اسی طرح کعبہ بھی سب کے لئے امن کا مقام ہے۔

اپنے خطبات میں آخری مقصد جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا تھا وہ ایک نبی کی بعثت تھا۔ ایک ایسا نبی جس نے کامل اور مکمل شریعت دُنیا کو دینی تھی۔ یہ کامل اور مکمل شریعت قرآن کریم کی شکل میں بنی نوع انسان کو دی گئی۔ اسی قرآن کریم میں اس مبعوث ہونے والے نبی کے چار کاموں کا ذکر ہے جو یہ ہیں:۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کے نشانات لوگوں کو دکھائے گا۔ ۲۔ انہیں پاک کرے گا۔ ۳۔ انہیں کتاب سکھائے گا اور ۴۔ انہیں حکمت سکھائے گا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ کے ذریعہ انہیں امور کو آگے بڑھانے کا پروگرام ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دو ہزار سال تک ان لوگوں کی تربیت ہوتی رہی جن میں اس نبی نے مبعوث ہونا تھا اور اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ایک ایسی فدائی قوم ثابت ہوئے کہ ان جیسے لوگ پہلے کبھی کسی نبی کو میسّر نہ آئے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ مقاصد صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ہو سکتے تھے اس سے پہلے نبی یہ سارے مقاصد پورے نہ کر سکتے تھے۔ اور اب یہ کیفیت ہے کہ جو شخص کُلّی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا وہ ان چاروں مقاصد سے حصہ لے گا اور آگے ہی آگے بڑھتا جائے گا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسلام کی عملی تعلیم کا ذکر فرمایا جس میں کھانے پینے کے آداب، لوگوں سے ملنے ملانے کے طریق اور اندازِ گفتگو سے متعلق عملی تعلیم کا ذکر تھا۔

اسی طرح حضور نے اسلامی تعلیم میں عورتوں کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ چند ایک آیات کو چھوڑ کر جہاں مردوں کی الگ اور عورتوں کی الگ ذمہ داریوں کو بیان کیا گیا

جلسہ سالانہ کے کوائف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ چار سو کے قریب آیات ایسی ہیں جن میں مردوں اور عورتوں کا اکٹھا ذکر کیا گیا ہے اور ایک ہی جیسی ہدایات دی گئی ہیں۔

خطاب کے اختتامی حصّہ میں ایک دفعہ پھر خانہ کعبہ کے مقاصد کی طرف حضور نے توجہ دلائی اور اس کے بعد تمام حاضرین کے ساتھ مل کر خاموشی دعا کروائی اور جلسہ کے اختتام کا اعلان فرماتے ہوئے احباب کو اجازت دی کہ وہ اپنے اپنے گھروں کو جانے کا انتظام کر سکتے ہیں۔

اِس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کا ستاسی واں جلسہ سالانہ نہایت پُر وقار طریق پر تین دن جاری رہ کر اختتام پذیر ہوُا۔ الحمد للہ ؂

؂ کیا گیا۔

۷۔ حسبِ سابق عورتوں کا جلسہ سالانہ الگ منعقد ہوُا۔ بعض تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں ری۔لے کی گئیں۔

۸۔ وکالتِ تبشیر کے شعبۂ تعلیف نے بیرونی ممالک سے آنے والے معزز مہمانوں کو ان کی ضرورت کے مطابق لٹریچر مہیا کیا۔

۱۔ اختتامی خطاب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے دوسرے اور تیسرے دِن بھی خطاب فرمایا۔ اسی طرح دوسرے دن مستورات کے جلسہ سے بھی حضور نے خطاب فرمایا۔

۲۔ نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے جلسہ سالانہ اور ایک اجلاسِ مشاورت سے خطاب فرمایا۔

۳۔ پونے دو لاکھ احباب نے جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

۴۔ ان ایّام میں ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن، احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن، فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور بعض دیگر تنظیموں مثلاً خدام الاحمدیہ نے بھی اجلاس منعقد کئے اور ضروری امور زیرِ بحث آئے اور دُور رس نتائج کے حامل فیصلے کئے گئے۔

۵۔ چھ لنگر خانوں میں کھانا پکانے اور تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔

۶۔ سرائے فضلِ عمر، گیسٹ ہاؤس تحریک جدید انجمن احمدیہ، انصار اللہ، مہمانخانہ مستورات میں متعدد مہمانوں کی رہائش کا انتظام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا اظہارِ تشکر

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (جنہوں نے حال ہی میں فزکس کا نوبل پرائز حاصل کیا ہے) کو یہ اعزاز عطا فرمایا کہ حضور کی تقریر کے دوران احبابِ جماعت سے خطاب فرمائیں چنانچہ محترم ڈاکٹر صاحب نے جو اچکن، شلوار اور پگڑی میں ملبوس تھے ڈائس پہ آکر حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور تشہد کے بعد اپنے جذباتِ تشکر کا اظہار فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بیحد و بے حساب شکر گذار ہوں کہ اُس نے خلیفۂ وقت، میرے والدین اور جماعت کے دوستوں کی دعائیں سُنیں اور مجھے نوبل پرائز حاصل کرنے کا اعزاز عطا فرمایا۔

جب محترم ڈاکٹر صاحب خطاب کرنے کے لئے دوستوں کے سامنے آئے تو تمام احباب نے نعرے لگا کر آپ کا استقبال کیا۔ ان نعروں کے لمبے تسلسل کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو کافی دیر تک خاموش رہنا پڑا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر صاحب نے کہا "آج سے تقریباً پندرہ سال پیشتر حضرت والد صاحب مرحوم (جن کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں) نے اپنی ڈائری میں مندرجہ ذیل سطور رقم فرمائی تھیں:۔" حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے مرحوم نے بندہ کو بمقام لندن ایک خط لکھا جس میں درج تھا کہ "میں آپ کے عزیز فرزند کے متعلق دُور اُفق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھتا ہوں الفاظ پیشگوئی ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں "میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے — سوائے سُننے والوں کی باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پُورا ہوگا"۔

میں اس پاک ذات کی حمد و ستائش سے لبریز ہوں کہ اس نے امامِ وقت کی، میرے والدین کی اور

جماعت کے دوستوں کی مسلسل اور متواتر دعاؤں کو
شرفِ قبولیت سے نوازا اور عالمِ اسلام اور پاکستان
کے لئے خوشی کا سامان پیدا کیا (اس موقع پر محترم
ڈاکٹر صاحب نے نہایت جذبہ کے ساتھ پاکستان
زندہ باد کا نعرہ لگایا)۔

"قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
اپنی جسمانی اور رُوحانی اولاد کے لئے دعا فرمائی تھی
فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ
اے خدا تُو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے
پچھلے چند ہفتوں میں اسی قسم کی محبّت کا اظہار جنابِ
صدرِ پاکستان اور ساری قوم کی جانب سے ہُوا ہے
جس کے لئے مَیں ان کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں۔
آخر میں مَیں ربّ العزّت کی بارگاہ میں سربسجود ہوں
اور آپ کی مزید دعاؤں کا بھُوکا ہوں"۔

محترم ڈاکٹر صاحب کے اِس خطاب کے بعد
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ
بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر عبدالسلام
صاحب کو ان کا اعزاز مبارک کرے۔ اِس خوشی کے
موقع پر حضور نے خود متعدد نعرے لگوائے۔ اِن
نعروں میں ایک نعرہ خانہ کعبہ زندہ باد بھی تھا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت
کی تعلیم کے سلسلہ میں جو کمیٹی تشکیل دی ہے اور
جو بچّوں کی تعلیم پر فی الحال سوا لاکھ روپیہ۔ اور
ضرورت پڑنے پر اس سے دُوگنا۔ خرچ کرے گی۔
اس کا صدر محترم ڈاکٹر صاحب کو مقرر فرمایا ہے اور
اِس اعلان کے ساتھ یہ وضاحت بھی فرمائی کہ نوبل پرائز
حاصل کرنے کی وجہ سے جماعت کی طرف سے تعلیمی
کمیٹی کی صدارت بطور اعزاز کے ان کے سپرد کی جارہی
ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم ڈاکٹر صاحب
کو اللہ تعالیٰ ان کا اعزاز مبارک کرے اور تعلیمی کمیٹی کی
صدارت کے ذریعہ انہیں بیش از پیش جماعت کی تعلیمی
خدمات کی توفیق سے نوازے۔ آمین

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ مغربی افریقہ
کے متعدد سکولوں کو محترم ڈاکٹر صاحب کے ذریعہ کافی
مقدار میں سائنس لیبارٹریز کے لئے ضروری سامان
مہیّا ہوتا رہا ہے۔ ان تمام سکولوں کی طرف سے ہم محترم
ڈاکٹر صاحب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ
تعالیٰ انہیں بہت بہت جزائے خیر دے۔ آمین

ہوسکتا ہے آپ کے کسی دوست نے آپ سے کہا
ہو کہ بھئی اِس دفعہ میرا پرچہ نہیں ملا یا کچھ عرصہ سے
مجھے پرچہ نہیں مل رہا۔ یہ عین ممکن ہے کہ اس دفعہ
پرچہ انہیں بھیجا ہی نہ گیا ہو یا کچھ عرصہ سے پرچہ
انہیں نہ جا رہا ہو۔ لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ
ہمیں اِس بات کا علم ہی نہ ہو۔ اِس لئے آپ اپنے
دوست سے کہیں کہ وہ ہمیں اطلاع دیں یا اگر
ہوسکے تو آپ ہی اطلاع دے دیں۔
یہ بھی ایک دوسرے کی مدد کا احسن طریق
ہے۔ (مینجنگ ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا

قرآن کریم کی اشاعت سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اوّلین فرض ہے اِس لئے ہمارے مبلغین جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکنافِ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں اور شب و روز اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہیں حتی الامکان یہ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن کریم ہر طبقہ کے لوگوں کو مہیا کیا جائے۔ اور اِس بات سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ لوگ اپنے ذوق اور مکتبِ فکر کے لحاظ سے مختلف گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بعض لوگ از خود تلاش کرتے ہیں کہ قرآن مجید کا نسخہ ملے تو اس کا مطالعہ کریں اور بعض لوگوں کو اِس بات کی طرف توجہ دلانی پڑتی ہے۔ توجہ دلانے کے بھی مختلف طریق ہیں ایک طریق یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو ہدیہ کے طور پر قرآن مجید کا نسخہ دیا جائے چنانچہ گھانا۔ مغربی افریقہ۔ کے امیر و مشنری انچارج مکرم عبدالوہاب صاحب آدم اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ ایّام میں انہوں نے گھانا کے مشہور ہفتہ وار رسالہ ویکلی سپیکٹیٹر (WEEKLY SPECTATOR) اور گھانا نیوز ایجنسی کے جنرل مینجر کو قرآنِ مجید کے انگریزی ترجمہ کے بعض نسخے بطور تحفہ دیئے۔ جب ویکلی سپیکٹیٹر کے ایڈیٹر صاحب کو قرآن مجید دیا گیا تو اُن کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ان کے پرچے میں اسلام کے موضوع پر مسلسل مضمون لکھے جائیں تاکہ عوام النّاس قرآن کریم کی تعلیم سے پوری طرح واقفیّت حاصل کر سکیں۔ چنانچہ مکرم عبدالوہاب صاحب آدم نے مضامین کا سلسلہ جاری کرنے کا وعدہ کر لیا۔

جب نیوز ایجنسی کے جنرل مینجر کو قرآن کریم کا نسخہ دیا گیا تو انہوں نے اپنے عملہ کے دیگر افراد کو بھی اس پیشکش کے موقع پر مدعو کر لیا تاکہ وہ بھی ان تعارفی الفاظ سے مستفید ہو سکیں جو امیر صاحب نے اس موقع پر کہنے تھے۔

ناروے

تحریکِ جدید کے قارئین اور ان کے دوست یہ سُنکر یقیناً خوش ہوں گے کہ ناروے میں ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ایک مکان خریدا گیا ہے جو بطور مسجد استعمال کیا جا رہا ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "مسجد نور" پسند فرمایا ہے۔

محترم جناب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے یہ اطلاع دیتے ہوئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نورِ اسلام پھیلانے کا منبع بنا دے اور نارویجین قوم اس نور سے منوّر ہو اور یہ قوم بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اے ہمارے پیارے اور قادر و توانا خدا تُو اپنے خاص فضل سے ایسا ہی کر۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیورک

حال ہی میں احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کے زیرِ اہتمام جو اسلامی کانفرنس منعقد کی گئی تھی اسکی روداد کئی مقامی اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کی۔ ایک اخبار ٹیجز انزیگر TAGES ANZEIGER نے اس کانفرنس کے متعلق لکھا "اسلامی تحریک احمدیہ (جس کی زیورک میں ایک مسجد ہے) نے کانگریس ہاؤس میں ایک علمی جلسہ کا اہتمام کیا۔ تقریر کرنے والوں میں ایک جرمن نومسلم اور ایک ڈینش نومسلم مذہبی عالم اور زیورک میں کام کرنے والے شیخ ناصر احمد شامل تھے۔ مقررین میں نمایاں شخصیت ۸۶ سالہ سر محمد ظفر اللہ خان تھے جو ہندوستان میں انگریزی حکومت کے وقت سے ماہر قانون دان۔ پاکستان کے ڈپلومیٹ اور قرآن شریف کے انگریزی زبان میں مترجم ہیں۔ ان حد درجہ معلوماتی تقاریر کے خاص پہلو اسلامی ریاست، اسلامی معاشرہ، اسلام کا اقتصادی نظام اور مرد و عورت کا یکساں مقام تھے۔ سُننے والوں نے اسلام کو ایک ایسا نظامِ حیات پایا جو ہر بات میں اپنے آپ کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ایک ایسا نظریہ جو یہودیت اور قدامت پسند عیسائیت سے ملتا جلتا ہے یعنی طاقت اور دولت نسبتی چیزیں ہیں اور معاشرے کے غریب (اور کمزور) طبقہ کے حقوق کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اسلام کے نزدیک سُود کی ممانعت کے نتیجہ میں کوئی ایسا اقتصادی نظام قائم نہیں ہو سکتا جس کا اصل مقصود بعض مالی خوشحالی ہو..... بحث و تمحیص کے دوران جو بعض اوقات زور پکڑ جاتی تھی سامعین کے سامنے یہ بات بھی آئی کہ تحریکِ احمدیہ کو ماننے والوں کی تعداد ایک کروڑ ہے....."

(یکم اکتوبر ۱۹۷۹ء)۔

یونین سنٹرل پریس نے جو خبر اخبارات کو ارسال کی اس میں تحریر کیا کہ "کانگریس ہاؤس کا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ چار مقالے پڑھے گئے۔ آخر میں وقف سوالات تھا جس میں بعض نکات پر مزید تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ حد درجہ تنقید کرنے والی پبلک کی تشفی کے لئے یہ وقت کسی صورت میں بھی کافی ثابت نہ ہوا۔ بہت سے باعمل عیسائی ایسے تھے جنہیں اس تقریب میں معلوم ہوا کہ عیسائیت اور اسلام بہت سے امور میں ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں تاہم بعض امور میں بنیادی اختلاف بھی پایا جاتا ہے مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت کے بارے میں کہ آیا وہ (عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق) ابن اللہ تھے یا کہ (اسلام کی رُو سے) دوسرے رسولوں کی طرح ایک رسول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُسنِ کرم

وہ جس سے مرے حُسنِ تصوّر کا بھرم ہے
اِک راگ ہے، اِک رنگ ہے، اِک دیدۂ نم ہے

تحریر اِک ایسی ہے جمائے نہیں جمتی
ایک ایسی بھی تحریر ہے پتّھر پہ رقم ہے

ہر آن نیا رُوپ ہے اُس دیدہ وری کا
جو شوخیٔ افکار سے مرہونِ ستم ہے

ٹوٹی ہیں ستاروں پہ جو ڈالی تھیں کمندیں
کیا جانئے کس ہاتھ میں قسمت کا قلم ہے

دلبستگیٔ زیست کا جادو نہیں چلتا
ہر لمحہ و ہر آن نظر سُوئے عدم ہے

یوں تو ہے نگہ کو بھی تکلّم کا سلیقہ
لیکن یہ زباں ہے کہ ترا حُسنِ کرم ہے

کس چیز پہ مائل ہے نسیم آپکی فطرت
یہ آتشِ سیّال ہے، وہ ساغرِ جم ہے

نسیم سیفی